از عدالتِ عظمیٰ

سنت سنگھ

بنام

دی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جھانسی و دیگر اراں

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

اراضی کی ملکیت پر حد مقرر کرنے کا قانون 1960، U.P.

دفعات 4A، 5-باپ کی طرف سے اپنی نابالغ بیٹی کو فروخت کی گئی زمین جس کی نمائندگی اس کی ماں متعین تاریخ سے پہلے کرتی ہے۔ کیا باپ کے قبضے سے زمین نکالی جاسکتی ہے۔ قرار پایا کہ، شخصی قانون کے تحت، والد کو ان کی زندگی کے دوران۔ نابالغ کا قانونی سرپرست بننے کا وقت باقی ہے۔ ماں قانونی سرپرست نہیں ہو سکتی۔ باپ خود کو زمین نہیں بیچ سکتا۔ مدت کار ہونے کے ناطے، اگرچہ فروخت کی گئی تھی، زیر فروخت زمین اس کی ملکیت میں شامل ہوگی۔ متعین تاریخ کے بعد زمین نجی مندر کو منتقل کر دی گئی۔ منتقلی غلط ہے اور زمین کو اس کی ملکیت میں شامل کرنا ضروری ہے۔ ٹیوب ویل سے آبپاشی کی جانے والی زمینیں۔ ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر ضلعی جج کے ذریعہ رکھی گئی زمینوں کو آبپاشی والی زمینوں کے طور پر سمجھنا غیر ضروری نہیں کہا جاسکتا۔

رامادھر سنگھ بنام مقرر کردہ اتھارٹی و دیگر اراں، [1994] ضمنی 3 ایس سی سی 702، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2477، سال 1977۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 1127، سال 1971 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے راجیو دتہ۔

جواب دہندگان کے لیے اشوک کے سرپو استوا اور مس رچن گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد میں باختیار عدالت عالیہ کے دیوانی متفرق رٹ نمبر 1127/77 میں 8 اپریل 1977 کو کورٹ پٹیشن کو مختصر طور پر خارج کرنے کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ نے اراضی کی ملکیت پر حد مقرر کرنے کا قانون، U.P.، 1960 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 5 کے تحت جاری کردہ نوٹس کو چیلنج کیا۔ چونکہ اپیل کنندہ نے رضا کارانہ طور پر اعلامیہ دائر نہیں کیا تھا، اس لیے نوٹس جاری کیا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 23 فروری 1977 کے اپنے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے تین تنازعات کو خارج کر دیا تھا جن کا ہمارے سامنے اعادہ کیا گیا ہے۔ پہلی دلیل ہے کہ اپیل گزار نے 26 اکتوبر 1970 کو تصدیق شدہ بیع نامہ کے ذریعے 10 ایکڑ 33 سینٹ زمین اپنی نابالغ بیٹی کو فروخت کی تھی جس کی نمائندگی ماں کرتی تھی۔ متعین تاریخ 24 جنوری 1971 ہے۔ لہذا، فروخت درست ہے اور یہ ایکٹ کی توضیحات کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اس لیے ضلعی جج نے اپیل کنندہ کے مذکورہ زمین کے قبضے کو اس بنیاد پر جوڑنا درست نہیں تھا کہ بیٹی غیر شادی شدہ تھی۔ اس لیے وہ خاندان کی رکن نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (6) میں کہا گیا ہے کہ مدت کار کے حامل پر لاگو حد کے رقبے کا تعین کرنے میں، جنوری 1971 کے چوبیسویں دن کے بعد کی گئی زمین کی کسی بھی منتقلی، جسے منتقلی کے لیے ایکٹ کے تحت اضافی زمین قرار دیا جاتا، کو نظر انداز کیا جائے گا اور اسے مد نظر نہیں رکھا جائے گا۔ اس فقرے میں کہا گیا ہے کہ اس ذیلی دفعہ کی کوئی بھی چیز "اس منتقلی پر لاگو نہیں ہوگی جو مقررہ اتھارٹی کے اطمینان کے لیے ثابت ہو کہ نیک نیتی سے اور مناسب غور و فکر کے لیے اور کسی ناقابل تنسیخ دستاویز کے تحت جو 'بے نامی' لین دین نہیں ہے یا اس کے فوری یا موخر فائدے کے لیے ہے۔ مدت کار رکھنے والے یا خاندان کے دیگر افراد"۔ سوال یہ ہے کہ: چاہے بیع نامہ نیک نیتی سے اور مناسب غور و فکر کے لیے انجام دیا گیا ہو اور یہ مدت کار رکھنے والے یا خاندان کے دیگر افراد کے فوری یا موخر فائدے کے لیے 'بے نامی' لین دین نہیں ہے۔ 'قانون کے تحت' خاندان کی تعریف اس لیے کی گئی ہے کہ اس میں بیوی اور نابالغ بچے شامل ہوں، جیسا کہ معاملہ ہو (عدالتی طور پر الگ شدہ بیوی یا شوہر کے علاوہ) نابالغ بیٹے اور نابالغ بیٹیاں (شادی شدہ بیٹیوں کے علاوہ)۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ ضلعی جج نے یہ نتیجہ ایک حقیقت کے طور پر درج کیا تھا کہ وہ نابالغ تھی اور بیع نامہ کو باپ نے بیوی کو نابالغ بیٹی کا سرپرست بنا کر انجام دیا تھا۔ شخصی قانون کے تحت، والد اپنی زندگی کے دوران نابالغ کا قانونی سرپرست رہتا ہے اور ماں قانونی سرپرست نہیں ہو سکتی۔ وہ اپنے لیے زمین نہیں بیچ سکتا۔ وہ نابالغ ہونے کی وجہ سے اور اپیل کنندہ مذکورہ زمین کے سلسلے میں مدت کار کا حامل ہونے کی وجہ سے، اگرچہ

فروخت کی گئی تھی، زیر فروخت زمین اس کے قبضے میں شامل ہوگی۔ کسی بھی صورت میں 10 ایکڑ 33 سینٹ کی مذکورہ زمین اپیل کنندہ کے قبضے سے نہیں لی جاسکتی۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے 13.47 ایکڑ رقبے پر محیط زمین کے 12 پلاٹ اپنے نجی مندر کو منتقل کر دیے تھے اور اس لیے مذکورہ زمین کو اس کے قبضے میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام متعین دن کے بعد 28 جنوری 1972 کو کیا گیا تھا۔ ان حالات میں، اگرچہ منتقلی مندر کے حق میں کی گئی تھی جو ایک نجی مندر پایا جاتا ہے، یہ متعین تاریخ کے بعد ہونے کی وجہ سے، یہ قانون میں غلط ہے۔ اس لیے زمین کو اس کی ملکیت میں شامل کرنا ضروری ہے۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبر 5 اور 13 غیر آبپاشی شدہ زمین کا حصہ ہیں اور اس لیے انہیں ناقابل آبپاشی زمین کے طور پر ماننا پڑتا ہے۔ اس لیے ضلعی جج نے ان کے ساتھ آبپاشی کی زمین کے طور پر سلوک کرنا غلط تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ خسرو کار ریکارڈ لوک پال نے پیش کیا ہے جس کی جانچ ضلعی جج کے سامنے کی گئی تھی۔ اس میں کی جانے والی آبپاشی کی نوعیت کے حوالے سے ان سے کوئی سوال نہیں کیا گیا ہے۔ ریکارڈ میں بتایا گیا ہے کہ اسے ٹیوب ویل سے آبپاشی کی جا رہی تھی۔ دفعہ 4A کے تحت سب سے پہلے، شق (a)(iii) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی زمین کو آبپاشی شدہ زمین کے طور پر متعین کرنے میں، کسی بھی ریاستی ٹیوب ویل یا نجی آبپاشی کے کام کے ذریعے کاشت کی جانے والی زمین کو آبپاشی کے قابل زمین سمجھا جائے گا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ زمینوں کو ٹیوب ویل سے آبپاشی کی جا رہی ہے جسے نکلپ کہا جاتا ہے، اس زمین کو آبپاشی والی زمین کے طور پر ماننا، جیسا کہ ضلعی جج نے ریکارڈ پر موجود شواہد کے مطابق، غیر ضروری نہیں کہا جاسکتا۔ فاضل وکیل نے رام دھر سنگھ بنام مقرر کردہ اتھارٹی و دیگر اراں، [1994 ضمنی 3 ایس سی سی 702، جس میں یہ سوال تھا کہ آیا بیج نامہ کی صداقت میں نہیں گیا تھا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ 24 جنوری 1971 سے پہلے انجام دیے گئے بیج نامہ کی میعاد کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہاں مذکور مخصوص زبان کے پیش نظر جو اس سے پہلے اس عدالت کے نوٹس میں نہیں لائی گئی تھی، یہ ماننا مشکل ہے کہ ٹریبونل نے اس سوال میں جانے میں کوئی غلطی کی ہے۔ اس طرح، ہمیں اپیل کنندہ کو راحت دینا مشکل لگتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔